۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 269)

”یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ“ پڑھنے کی بَرَکتیں

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" پڑھنے کی بَرَکتیں(1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۷ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

کسی بُزرگ نے ایک شخص کو اِنتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟" یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ کہا: اللہ پاک نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا: کس سبب سے؟ بولا: میں ایک مُحدِّث صاحِب کے یہاں حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا، اُنہوں نے نور کے پیکر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا تو میں نے بُلند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھا نیز حاضِرین نے سنا تو اُنہوں نے بھی دُرُودِ پاک پڑھا تو اللہ پاک نے اِس کی بَرَکت سے ہم سب کو بخش دیا ہے۔(2)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

"یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" پڑھنے کی بَرَکتیں

سُوال: پچھلے دِنوں "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" کے مُتعلق آپ کے ساتھ ایک مدنی بہار پیش آئی تھی جو صرف آپ نے مجھے بیان کی تھی، میں چاہتا ہوں آپ مدنی مذاکرے میں وہ مدنی بہار بیان فرمائیں تاکہ ہمیں بھی عمل کا جذبہ پیدا ہو۔ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: میں نے وہ بہار صرف نگرانِ شوریٰ کو ہی بیان کی ہے۔ ہُوا کچھ یوں تھا کہ ہماری رات کی فلائٹ (Flight) تھی، ہم ائیرپورٹ (Airport) سے نکل کر راستے میں کسی جگہ ٹھہر گئے، اس کے بعد ہم اپنے گھر جانے کے لئے نکلے جو کافی دور تھا۔ چلتے چلتے راستے میں دھند بڑھ گئی۔ جو اسلامی بھائی گاڑی چلا رہے تھے انہوں نے کہہ دیا کہ اتنی دھند میں گاڑی نہیں

1 ...... یہ رِسالہ ۱۰ جُمَادَی الْاُخْرٰی ۱۴۴۱ھ بمطابق 23 جنوری 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَة کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت" نے مُرتّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۵۴۔

چلا سکتے۔ فجر کا وقت ختم ہونے والا تھا اور قریب میں کوئی مسجد بھی کھلی ہوئی نہیں تھی کیونکہ آج کل کورونا وائرس کی وجہ سے مسجدیں جلدی بند کر دی جاتی ہیں۔ کسی پیٹرول پمپ پر بھی نہیں رُک سکتے تھے کیونکہ وہاں بیٹھ کر وضو کرنے کا انتظام نہیں ہوتا اور میں کھڑے کھڑے پاؤں نہیں دھو سکتا، نیز کھڑے کھڑے نماز بھی نہیں پڑھ سکتا، بلکہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں۔ یوں وہاں ہم نہ کہیں جانے کے رہے نہ کہیں آنے کے۔ پھر مجھے اپنا ایک پرانا واقعہ یاد آنے لگا۔ میرے ساتھ جو دیگر اسلامی بھائی تھے میں نے ان سے کہا کہ "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" پڑھتے ہیں، سب نے باآوازِ بلند "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" پڑھنا شروع کر دیا۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ دھند میں کمی آگئی اور راستہ صاف نظر آنے لگا اور ہماری گاڑی جانبِ منزل چل پڑی، لیکن ابھی گھر کافی دور تھا اور گھر جاتے ہوئے پکے راستے سے اُتر کر کچے راستے سے گزر کر جانا تھا، اس لئے کافی تشویش تھی کہ فجر کی نماز کا وقت کیسے ملے گا!! لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" کے وِرد کی بَرَکت سے نہ صرف راستہ صاف ہوا بلکہ راستہ سمٹ بھی گیا۔ جب گھر پہنچ کر میں نے نمازِ فجر کا سلام پھیرا تو اس وقت بھی فجر کا وقت ختم ہونے میں ایک منٹ باقی تھا۔ جو مجھے پرانا واقعہ یاد آیا وہ یہ تھا کہ دعوتِ اسلامی کے شروع کے دنوں میں ایک مرتبہ میں سندھ کے دورے پر تھا اور مجھے ایک جگہ بیان کر کے حیدر آباد میں کسی کے گھر سحری کرنے جانا تھا، لیکن بیان کے بعد دیر ہو گئی تو فکر ہونے لگی کہ ان کے گھر کیسے پہنچیں! کیونکہ انہوں نے سحری کا انتظام کیا ہو گا اور وہ بے چارے پریشان بھی ہو رہے ہوں گے۔ اس وقت بھی میں نے سنا ہوا تھا کہ "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" پڑھنے سے راستہ جلدی طے ہوتا ہے۔ تو ہم نے راستے میں "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" پڑھنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم مناسب وقت پر ان کے گھر پہنچ گئے اور وقت کے اندر اندر سحری کی سعادت مل گئی۔

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) پچھلے دنوں میں نے آپ سے "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" کی بہار سنی تھی۔ ہم پنجاب میں ایک سڑک پر ٹریفک جام میں پھنس گئے تھے اور ہمیں نماز کے لئے پہنچنا تھا، بڑی تشویش تھی کہ کیا ہو گا اور کیسے پہنچیں گے؟ اتنے میں ہم نے "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" کا وِرد شروع کر دیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آہستہ آہستہ راستہ کھل گیا۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) "حَیّ" اور "قَیُّوم" اللہ پاک کے صفاتی نام ہیں اور اللہ پاک کے ہر نام میں بَرَکت ہی بَرَکت ہے۔ "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" بہت ہی بابَرَکت وِرد ہے۔ اگر کوئی مصیبت یا پریشانی آجائے تو بکثرت "یَاحَیُّ

یَاقَیُّوْمُ“ پڑھیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ آفتیں دور ہوں گی اور مشکلات حل ہو جائیں گی۔[1]

ہر دُعا قبول ہوتی ہے

سُوال: سنا ہے: ”دعا کی قبولیت کے لئے شرط ہے کہ دعا مانگنے والے کو دعا کے قبول ہونے کا پختہ یقین ہو۔“ ایسا یقین بنانے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اللہ پاک کی قدرت پر نظر رکھیں کہ ”اللہ پاک جو چاہتا ہے کرتا ہے“ تو وہ میری دعا کیوں قبول نہیں کر سکتا!! وہ ضرور قبول کرتا ہے، لیکن یقین کے ساتھ علم بھی ہونا چاہیے۔ اگر کوئی دعا مانگی اور وہ ظاہری طور پر قبول نہ ہوئی تو یہ اعتقاد نہ ہو جائے کہ میں نے یقین بھی بنایا کہ اللہ پاک دعائیں قبول کرتا ہے پھر بھی میری دعا قبول نہیں ہوئی اور جو میں نے مانگا وہ مجھے حاصل نہیں ہوا۔ دعا کی قبولیت صرف یہ نہیں کہ جو مانگا وہ مل جائے، بلکہ دعا کی قبولیت کی مختلف صورتیں ہیں، جن میں سے ایک تو یہی ہے کہ جو مانگا وہ مل گیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دعا کی وجہ سے کوئی آنے والی ایسی مصیبت ٹل گئی جس کے بارے میں ہمیں معلوم ہی نہیں تھا،[2] مثلاً جس عمارت میں ہم بیٹھے تھے، اس میں دعا مانگی اور وہاں سے صحیح سلامت نکل گئے حالانکہ اگر ہم دعا نہیں مانگتے تو اس عمارت کی چھت گر جاتی اور اس کے نیچے دب کر زخمی ہو جاتے یا مر جاتے۔ یوں دعا کی برکت سے ایسی مصیبت ٹل گئی جس کے بارے میں ہمیں علم نہیں تھا۔ اسی طرح ہم دعا مانگ کر گاڑی میں کہیں جا رہے ہیں اور صحیح سلامت پہنچ جاتے ہیں، حالانکہ اگر ہم دعا نہیں مانگتے تو گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو جاتا، یوں ہم دعا کی وجہ سے ایسی مصیبت سے محفوظ رہے جس کے بارے میں علم نہیں تھا۔ ان دو صورتوں کے علاوہ دعا کی قبولیت کی مزید صورتیں ہیں، جن میں سب سے اعلیٰ صورت یہ ہے کہ قیامت کے دن دعا کا اَجر ملے گا اور جب بندہ اپنی دعا کے اَجر کو دیکھے گا تو تمنا کرے گا کہ ”کاش دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی۔“[3] یعنی دنیا میں ظاہری طور پر قبول نہ ہوئی ہوتی اور آج قیامت میں اس کا اَجر مل جاتا۔ دعا کی قبولیت پر یقین رکھتے ہوئے اللہ پاک کی عبادت سمجھ کر دعا کرنی

---

1 ..... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی عقد التسبیح، ٥/٣١١، حدیث: ٣٥٣٥۔

2 ..... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ٤/٣٧، حدیث: ١١١٣٣۔

3 ..... شعب الایمان، الباب الثانی عشر، ذکر فصول فی الدعاء، ٢/٤٩، حدیث: ١١٣٣۔

چاہیے۔ دعا کرنے میں اگر کوتاہی کریں گے تو اس میں ہمارا نقصان ہے اس لئے کثرت سے دعائیں کرتے رہنا چاہیے۔

تہجد کس وقت پڑھیں؟

سُوال: تہجد کی نماز کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟ (علی خان۔ حیدر آباد)

جواب: تہجد کے لئے عشا کی نماز کے بعد سونا ضروری ہے۔ نمازِ تہجد، عشا کے بعد سے لے کر صبحِ صادق سے پہلے رات میں کسی بھی وقت ادا کرسکتے ہیں۔ جیسے آج کل عشا کی نماز آٹھ بجے ادا کی جاتی ہے، اب اگر کوئی آٹھ بجے عشا کی نماز پڑھ کر سو جائے اور سونے کے ایک منٹ بعد ہی آنکھ کھل گئی تو اب اُس کے لئے تہجد کا وقت شروع ہو جائے گا۔[1] عموماً لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رات کے کسی آخری پہر میں تہجد کا وقت ہوتا ہے، ایسا نہیں ہے۔

سوشل میڈیا پر غیر محرم سے Chatting کرنا کیسا؟

سُوال: Facebook اور دوسری سوشل میڈیا Apps پر لڑکا لڑکی آپس میں ایک دوسرے سے Chatting (یعنی بات چیت) کرتے ہیں، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر کسی عالم یا مفتی سے کوئی عورت شرعی مسئلہ دریافت کرتی ہے اور نیت میں کوئی فساد نہیں ہے تو یہ کارِ ثواب ہوگا، لیکن عموماً ایسا ہوتا نہیں ہے، بلکہ عام لڑکے اور لڑکیاں سوشل میڈیا پر ایک دوسرے سے دوستیاں کرتے اور بے تکلفی کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں، پھر ان کی ملاقات کی تاریخ Fix ہوتی ہے۔ ملاقات نہ بھی ہو تب بھی گناہوں بھری لذتیں لیتے ہیں، یوں یہ گناہ گار ہوتے ہیں اور پھر بعض اوقات ”کیا سے کیا“ ہو جاتا ہے۔ سوشل میڈیا پر Chatting میں بعض اوقات اُلٹے حساب بھی ہو جاتے ہیں کہ جسے لڑکی سمجھ کر بات چیت چل رہی ہوتی ہے وہ کوئی لڑکا نکلتا ہے، یوں تفریح کی صورت بن جاتی ہے۔ سوشل میڈیا پر Chatting میں بہت سے مسائل ہو جاتے ہیں، اس طرح کرنا شریفوں کا کام نہیں ہے۔ شریف گھرانوں کے لڑکے، لڑکیاں اس طرح کے کام نہیں کرتے۔ اوباش، لفنگے، گندی ذہنیت رکھنے والے، گناہوں بھرے چینلز دیکھنے والے، سوشل میڈیا پر گناہوں بھرے Clips اور فلمیں ڈرامے دیکھنے والے لوگ

---

1 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی صلاۃ اللیل، ۲/۵۶۶۔

اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ جو ایسا کرتے ہیں انہیں اس کام سے توبہ کرنی چاہیے، ورنہ دنیا و آخرت دونوں تباہ ہو جائیں گی۔ اللہ پاک ہماری دنیا اور آخرت دونوں اچھی فرمائے۔

فرض اور سنّت کے درمیان تاخیر کرنا کیسا؟

سُوال: عشا کے فرضوں کے بعد سنّتیں اور وِتر ادا کرنے میں تاخیر ہو گئی تو کیا حکم ہے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: فرض اور سنت کے درمیان تاخیر کرنے سے بچنا بہتر ہے۔ اگر عشا کی سنتوں میں تاخیر ہو گئی تو رات کے جس حصے میں بھی پڑھیں گے ادا ہی کہلائیں گی، انہیں قضا نہیں کہا جائے گا، سنّتیں معاف بھی نہیں ہوں گی۔ البتہ وِتر کی تاخیر میں حَرَج نہیں ہے، بلکہ اگر کوئی رات میں عشا کے فرض اور سنّتیں پڑھ کر سو جاتا ہے اور اُسے تہجد کے لئے اُٹھنے پر قُدرت حاصل ہے تو اس کے لئے اُٹھ کر تہجد اور وِتر پڑھنے میں زیادہ ثواب ہو گا۔[1]

بائیک چلاتے ہوئے نعت پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا بائیک چلاتے ہوئے نعت شریف پڑھ سکتے ہیں؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: بائیک چلاتے ہوئے نعت شریف پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ نعت شریف ذِکر کی ایک قسم ہے اور ذِکرُ اللہ تو ہر وقت ہونا چاہیے۔

(**نگرانِ** شوریٰ نے فرمایا:) بائیک چلانے والے اپنے کانوں میں ہیڈ فون لگا کر نعتیں سنتے ہیں جس کی وجہ سے یہ اندیشہ رہتا ہے کہ اگر پیچھے سے کوئی ہارن بجائے گا تو اِنہیں آواز نہیں آئے گی جس سے حادثہ ہو جانے کا اندیشہ ہے، اس لئے مشورہ یہی ہے کہ بائیک چلاتے ہوئے اپنے کانوں کو کھلا رکھیں تاکہ ہارن کی آواز آ جائے۔

جائز کام کو گناہ کہنا کیسا؟

سُوال: بعض اوقات بچے غلط کام کر رہے ہوتے ہیں انہیں سمجھانے کے لئے یوں کہہ دیا جاتا ہے "ایسا نہ کرو، گناہ ملے گا" حالانکہ وہ کام گناہ نہیں ہوتا۔ اس طرح کسی کام کو گناہ کہنا کیسا؟

---

1 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی طلوع الشمس من مغربھا، ۲/ ۳۴۔

جواب: اگر کوئی کام گناہ نہ ہو، لیکن بچوں کو اس کام سے روکنے کے لئے بڑے کہہ دیتے ہوں کہ "یہ کام کرنے سے گناہ ملے گا" تو یہ شریعت پر تہمت ہے اور ایسا کہنے والا گناہ گار ہو گا۔[1] جس نے ایسا کہا اسے توبہ کرنی چاہیے۔ دوسرا یہ کہ نابالغ کو گناہ نہیں ملتا،[2] یوں نابالغ کو اس طرح کہنا کہ "تجھے گناہ ملے گا" یہ بھی غلط ہو گا۔ البتہ اگر کوئی کام گناہ ہو اور اس سے بچنے کا ذہن بنانا ہو تو یوں کہا جائے کہ ایسا کرنا گناہ ہے، دوسرے کو مارنا گناہ ہے، جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ اس طرح حکمتِ عملی سے محتاط گفتگو کرنی چاہیے۔

دعوتِ اسلامی اور معاشرے کے نوجوان

سُوال: دنیا کی کُل آبادی ساڑھے سات ارب ہے اور اس کا 41 فیصد حصّہ 24 سال یا اس سے کم عمر افراد پر مشتمل ہے۔ پاکستان کی آبادی میں 64 فیصد نوجوان ہیں۔ دنیا بھر میں نوجوانوں کی آبادی کے اعتبار سے پاکستان پانچویں نمبر پر ہے۔ جوانی عمر کا اہم ترین حصّہ ہے، اگر جوانی میں کوئی مثبت مصروفیت نہ ہو تو معاشرے میں بدامنی پھیل سکتی ہے۔ آپ نوجوانوں کو جوانی گزارنے کے متعلق کیا پیغام دیں گے؟ نیز دعوتِ اسلامی نوجوانوں کو کیا پروجیکٹ اور پروگرام دے رہی ہے؟ (ثوبان عطاری کا سُوال)

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی صرف نوجوانوں میں ہی نہیں بلکہ بچوں، بوڑھوں، بُزرگوں اور نوجوانوں سب ہی میں کام کر رہی ہے، لیکن دعوتِ اسلامی میں بھی اکثریت نوجوانوں کی ہی ہے۔ جب دعوتِ اسلامی کا کام شروع ہوا تو میں بھی نوجوان تھا اسی لئے اُس وقت بھی "اَلْجِنْسُ یَمِیْلُ اِلَی الْجِنْسِ" کے تحت زیادہ تَر نوجوان میرے ساتھ ملتے گئے اور آج اُن میں سے کئی نوجوان ادھیڑ عمر ہو گئے ہیں اور بعض بزرگ بھی ہو گئے ہیں۔ اس وقت میری داڑھی کالی تھی اور اب آپ کے سامنے ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی میں نوجوانوں کی تربیت اور اصلاح کے لئے مختلف کورسز کروائے جاتے ہیں، جیسے: فیضانِ نماز کورس اور مدنی تربیتی کورس وغیرہ، اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اجتماعات، مدنی قافلے اور نیک اعمال کا رسالہ،

---

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲ / ۳۶۳۔

[2] ...... نسائی، کتاب الطلاق، باب من لایقع طلاقہ من الازواج، ص ۵۵۹، حدیث: ۳۴۲۹۔ فتاویٰ رضویہ، ۱۰ / ۳۴۵۔

پھر دعوتِ اسلامی کے مدارس المدینہ بالغان اور جامعات المدینہ بھی موجود ہیں، دعوتِ اسلامی میں اس طرح نوجوانوں میں بہت بڑا کام ہو رہا ہے۔ البتہ بعض نوجوان کچھ زیادہ باصلاحیت اور کمال ذہانت کے مالک ہوتے ہیں، نیز ان کی باتوں میں ٹھہراؤ اور پختگی ہوتی ہے، مزید یہ کہ وہ لیڈر بننے کی صلاحیت کے مالک بھی ہوتے ہیں، اِنہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ اگر یہ دعوتِ اسلامی میں ہوتے تو شاید رُکنِ شوریٰ ہوتے، لیکن ان میں سے اکثر کی گناہوں بھری اور دنیاداری والی ٹیمیں ہوتی ہیں جن کے یہ لیڈر ہوتے ہیں، ایسوں کو کوشش کرنی چاہیے کہ ان صلاحیتوں کے ذریعے زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت ہو۔ اگر یہ دعوتِ اسلامی کے قریب آجائیں تو دین کا کام بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔ اگر کسی کے ذہن میں یہ بات ہے کہ دین کا کام کریں گے تو دنیا چھوٹ جائے گی تو یہ نادانی ہے کیونکہ مذہبی لوگ بھوکے تھوڑی مرتے ہیں، یہ پتھر نہیں کھاتے بلکہ عام لوگوں کی طرح یہ بھی چاول، روٹی اور سبزیاں سبھی کچھ کھاتے ہیں۔ آج تک کوئی عالم فٹ پاتھ پر سوتے ہوئے نہیں دیکھا گیا لیکن کئی غیر عالم فٹ پاتھ پر سوتے ہوئے ملتے ہیں۔ علما تو معزز زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ آج کل خُودکشی کرنے والوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے، لیکن ان میں سے کسی کے بارے میں آپ نے یہ نہیں سنا ہوگا کہ "فلاں عالم نے خُودکشی کی ہے۔" خُودکشی کرنے والے دنیاوی تعلیم یافتہ اور سرمایہ دار لوگ ہی ملیں گے۔ صرف عالم ہی نہیں بلکہ جو بھی دینی کام کرتا ہوگا اس کے بارے میں بھی کبھی خُودکشی کرنے کا سننے کو نہیں ملے گا۔ جو لوگ دین کا کام کرتے ہیں ان کی دنیا خود ہی بہتر ہو جاتی ہے، دین دار لوگ کافی پُرسکون رہتے ہیں، انہیں ایسی ہائی ٹینشن نہیں ہوتی کہ جہنم میں چھلانگ لگا دیں، بلکہ ان کا رُخ جنت کی طرف ہوتا ہے اور یہ ذہن ہوتا ہے کہ مدینے کے راستے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے جنت میں جانا ہے۔

باغِ جنت میں محمد مسکراتے جائیں گے
پھول رحمت کے جھڑیں گے ہم اُٹھاتے جائیں گے

دینی ماحول سے دنیا نہیں بلکہ گناہ چھوٹ جاتے ہیں

سُوال: کیا آپ کی اس گفتگو سے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ جو بھی دینی ماحول کی طرف آتا ہے اس کی دنیا نہیں چھوٹتی بلکہ اس کے گناہ چھوٹ جاتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: وہ دنیا بُری ہوتی ہے جو آخرت کو برباد کر دے، اگر دنیا کی وجہ سے آخرت کو نقصان نہیں پہنچتا تو دنیا بری بھی نہیں ہے۔ دنیا پر جو سیاہی جمی ہوئی ہے وہ چُھوٹ جائے اور سبز رنگ آجائے تو کیا بات ہے!! دنیا بھر میں سبز رنگ اَمن کی علامت ہے، آپ سڑک پر جا رہے ہیں اور لال بتی جلی تو اس کا مطلب یہ کہ آگے خطرہ ہے لیکن جب سبز لائٹ جلتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ راستہ صاف ہے، کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اسی طرح اپنی زندگی میں بھی سبز رنگ لے آئیں اِنْ شَآءَ اللہ آپ کی زندگی پُرسکون گزرے گی۔ شریعت و سنت کے مطابق زندگی گزاریں، ماں باپ اور بچوں کے حقوق ادا کریں اِنْ شَآءَ اللہ آپ کی آخرت بہتر ہو جائے گی۔

طالبِ علم کون سی کتب کا مطالعہ کرے؟

سُوال: میں درسِ نظامی کے درجۂ سادسہ کا طالبِ علم ہوں۔ ہم رات کے مختصر وقت میں درسِ نظامی کرتے ہیں، آپ اس بارے میں راہ نمائی فرمائیں کہ وہ کون سی کتب ہیں جن کا مطالعہ کرنا طالبِ علم کے لئے مفید اور ضروری ہے؟

(سعد احمد۔ جامعہ نور القرآن، کراچی)

جواب: مطالعے کے لئے ذوق بنانا پڑے گا۔ ہمارے ہاں فقہی مسائل سمجھنے اور ان کا مطالعہ کرنے کا ذوق کم ہوتا ہے، فرض علوم میں فقہی مسائل ہوتے ہیں، جیسے کسی پر نماز فرض ہو تو اسے نماز کے مسائل سیکھنا فرض ہیں کہ نماز کیسے درست ہوتی ہے؟ اور کیسے فاسد ہوتی ہے؟ وغیرہ۔ اگر کوئی تجارت کرنا چاہے تو اس کے لئے تجارت کے مسائل سیکھنا فرض ہوں گے۔ نوکری کرنی ہے تو نوکری کرنے کے مسائل اور نوکر رکھنا ہے تو نوکر رکھنے کے مسائل سیکھنا فرض ہوں گے۔[1] ان سب مسائل کو جاننے کے لئے مُطالعہ کرنا ضروری ہے۔ مُطالعہ کرنے کے لئے مشورہ یہی ہے کہ اگر سمجھ پڑتی ہو تو اوّل تا آخر ”بہارِ شریعت“ کا مطالعہ کرلیں، اگر اللہ پاک توفیق دے تو ”فتاویٰ رضویہ“ کا مُطالعہ بھی کرلیں۔ ان سب علوم میں سب سے پہلے عقائد کا علم ہونا ضروری ہے، عقائد سے مراد یہ ہے اللہ پاک کی ذات وصفات اور ضروریاتِ دین وغیرہ کے بارے میں عقائد کی معلومات حاصل ہو۔ اسی طرح آج کل بہت زیادہ کفریات بکے جا رہے ہوتے ہیں، ان کی معلومات ہونا

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۲۳۔

بھی ضروری ہے اور عقائد کی معلومات کے لئے "بہارِ شریعت" کا پہلا حصّہ بہت مفید ہے، اس میں عقائد کا بہت پیارا بیان ہے۔ اس کے ساتھ اگر ہو سکے تو مکتبۃ المدینہ کی کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" کا مُطالعہ بھی کر لیں، بلکہ یہ کتاب تو ہر ایک کو گھول کر پی لینی چاہیے کیونکہ ایمان کی حفاظت کے لئے یہ کتاب بہت زیادہ مفید ہے۔ جب آپ مُطالعہ کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ علمِ دین کا بہت سارا خزانہ ہاتھ آجائے گا۔ آپ نے سوال میں بتایا کہ رات کے مختصر وقت میں درسِ نظامی پڑھتے ہیں، تو جو آپ پڑھتے ہیں وہ آپ ہی سمجھتے ہوں گے کہ کیا پڑھتے ہیں!! "بہارِ شریعت" میں صدرُ الشّریعہ نے 16 سالہ درسِ نظامی کے بارے میں لکھا ہے کہ "یہ پڑھ بھی لیا تو یہ ضروری نہیں ہے کہ عالِمِ دین بن ہی گیا، ابھی مزید پڑھنا ہے۔"[1] آگے جتنا مطالعہ کرتے رہیں گے علم میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ پھر اس علم کو باقی رکھنے کے لئے تدریس کا سلسلہ بھی رکھیں، یا تخصص فی الفقہ کر لیں۔ البتہ تخصص فی الفقہ کرنے میں یہ ذہن نہ رکھیں کہ اب میں مفتی ہی بنوں گا۔ تخصص فی الفقہ کرنے والوں میں یہی خرابی ہوتی ہے کہ وہ اپنا ذہن یہ بنا لیتے ہیں کہ اب میں مفتی ہی بنوں گا اور جب مفتی نہیں بن پاتے تو صدمے میں آکر گھر بیٹھ جاتے ہیں۔ تخصص فی الفقہ کرنے میں یہ ذہن رکھیں کہ اس سے میری عبادتیں درست ہو جائیں گی، بہت سے مسائل سیکھ جاؤں گا، کئی مسائل کے اصول سکھائے جائیں گے، کئی کتب کا مطالعہ ہو جائے گا۔ اب اگر آپ کے ساتھ مفتی کا ٹائٹل نہیں لگا تب بھی بہت سارا علم کا خزانہ آپ کے سینے میں سما جائے گا۔ اس لئے اللہ پاک کی رضا اور ثواب کی نیت سے درسِ نظامی اور تخصص فی الفقہ کریں اِنْ شَآءَ اللہ بیڑا پار ہو جائے گا۔

پان والے کے سُوالات

سُوال: میں تقریباً 20 سال سے پان کا کام کر رہا ہوں میرے والد صاحب بھی یہی کام کرتے تھے۔ میرے چند سُوالات ہیں: (1) جس طرح پیاز اور لہسن کھانے سے منہ میں بدبو ہو جاتی ہے اسی طرح تمباکو سے بھی بدبو ہو جاتی ہے لیکن خوشبو والی پتی بھی ہوتی ہے، کیا خوشبو والی پتی کھا کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی؟ (2) ہم لوگ پتی والا پان بیچتے ہیں جس کے لوگ عادی ہو جاتے ہیں، کیا ہم انہیں پان بیچنے کی وجہ سے قصور وار ہوں گے؟ (3) کیا کسی بزرگ ہستی نے پان کھایا ہے؟

[1] ......بہارِ شریعت، ۳/ ۱۹۹-۲۰۰، حصہ: ۱۵ ملخصاً۔

(4) آج کل پان میں کئی طرح کے فیشن آگئے ہیں، لوگ پان میں آگ بھی لگاتے ہیں اور اسے فائر پان کا نام دیتے ہیں، جس میں کیمیکل ہوتا ہے، کیا ایسا پان کھانا جائز ہے؟

جواب: اللہ پاک آپ کو عافیت نصیب فرمائے۔ (1) پیاز اور لہسن کھانے کی وجہ سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور عوام میں یہ بات مشہور ہے کہ اس طرح نماز نہیں ہوتی حالانکہ اگر منہ میں پیاز لہسن یا کوئی بدبودار تمباکو ہو اور تلفظ صحیح ادا ہو رہے ہوں تو نماز ہو جائے گی، لیکن ان میں سے کوئی بھی چیز منہ میں ہو اور کوئی ذرّہ حلق میں چلا گیا تو اس صورت میں نماز ٹوٹنے کے الگ مسائل ہوں گے۔[1] پان کے پتے کے فوائد ہیں اور تمباکو کھانا بھی حرام نہیں ہے۔ البتہ بدبُودار تمباکو کھانے کے بعد منہ سے بدبُو آرہی ہو تو مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔[2] اسی طرح سگریٹ یا بیڑی پینے کے بعد منہ سے بدبو آرہی ہو تو بھی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اگر منہ سے بدبو آرہی ہو تو نماز پڑھنا ممنوع ہے۔[3] البتہ خوشبودار تمباکو استعمال کرنے میں ممانعت نہیں ہے۔ چھالیہ یا خوشبودار تمباکو یا اس طرح کی کوئی بھی چیز اگر دانتوں میں پھنسی ہوئی ہے تو وضو کرتے ہوئے اچھی طرح کلی کی جائے کیونکہ وضو میں سنتِ مؤکّدہ یہ ہے کہ منہ میں جتنے بھی کھانچے اور گیپس ہیں ہر جگہ پانی بہہ جائے۔[4] جبکہ غُسل میں اس طرح کلّی کرنا فرض ہے۔[5] غسل کرتے ہوئے منہ میں پان یا تمباکو کے ذرّات پھنسے ہوئے ہوں تو انہیں صاف کئے بغیر غسل نہیں ہو گا۔ پان کھانے کے بعد شاید ہی کوئی اپنے منہ کی ایسی خدمت کرتا ہو گا! البتہ اگر کوئی ایسی چیز منہ میں لگ گئی ہے جس کا چھوٹنا ناممکن ہے تو اس کے لئے یہ حکم نہیں ہو گا کہ اسے چھڑانے کے لئے اپنے دانتوں کو زخمی کر دیا جائے، لیکن ان چیزوں کو نکالنے کے لئے بھرپور کوشش کرنی ہو گی۔

---

1 ...... نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اُس کے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا، نماز جاتی رہی۔ (اسی طرح) دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا، اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہو گئی۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۶۱۰، حصہ: ۳)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۳۳۲۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۳۳۲۔

4 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک، ۱/ ۲۵۳۔

5 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۱۶، حصہ: ۲۔

پان کھانے سے ایک نقصان تو یہ ہوتا ہے کہ ذرّات منہ میں رہ جاتے ہیں جس کی وجہ سے غسل اور وضو میں پریشانی کا سامنا ہوتا ہے اور اس کا دوسرا نقصان یہ ہوتا ہے کہ جب منہ میں پان ہوتا ہے تو منہ بند رہتا ہے جس کی وجہ سے ذکر و درود نہیں کیا جاسکتا۔

پان چھالیہ بیچنا کیسا؟

(2) پان بیچنے میں اگر کوئی ناپاک چیز نہ ہو اور کسی قسم کا دھوکا نہ ہو تو پان چھالیہ وغیرہ بیچنا جائز ہے۔ البتہ کتھے کا مسئلہ رہے گا کیونکہ میری چند سال پُرانی معلومات کے مطابق ہمارے پاکستان میں کتھے کی پیداوار نہیں تھی۔ پاکستان میں چمڑے کا رنگ مٹی میں ڈال کر کتھا بنایا جاتا تھا اور اس چمڑے کے رنگ والی مٹی کو کتھا کہہ کر پان پر لگایا جاتا ہے اور گٹکے میں ملا کر بیچا جاتا تھا جو کہ نقلی کتھا ہے، اس طرح بیچنا دھوکا ہے۔ اب اگر ہمارے ملک میں کوئی جِدَّت آگئی ہو اور کتھے کی پیداوار شروع ہو گئی ہو یا کسی ملک سے اصلی کتھا آتا ہو تو الگ بات ہے۔

کیا بزرگوں سے پان کھانا ثابت ہے؟

(3) بزرگوں سے پان کھانا ثابت ہے یا نہیں؟ میں اس بارے میں بیان کرنا پسند نہیں کرتا کیونکہ ہمارے ہاں یوں ہوتا ہے کہ بزرگوں کے بارے میں جو عبادت کرنے کے تذکرے ملتے ہیں جیسے ساری رات عبادت کرنا، پورے سال روزے رکھنا، ایک رات میں قرآن پاک ختم کرنا، نوافل پڑھنا اور کبھی تہجد نہ چھوڑنا وغیرہ، ان سب عبادتوں میں کوئی نقل نہیں کرتا اور جیسے ہی کسی بزرگ کے بارے میں پتا چلا کہ وہ پان کھاتے ہیں یا فلاں بزرگ نے آئسکریم کھائی ہے تو ہم لوگ بھی یوں کہتے ہوئے ملتے ہیں کہ "پان کھانا فلاں کی سنت ہے، فلاں بزرگ آئسکریم کھاتے ہیں۔" اس لئے اس طرح بزرگوں کا تذکرہ کرنا مجھے پسند نہیں ہے ورنہ لوگ اپنے نفس کو پھنسانے کے لئے بزرگوں کو کیش کرواتے ہیں۔ اگر کسی بزرگ نے پان کھایا بھی ہے تو ایک حلال چیز کھائی ہے کیونکہ پان کھانا حلال ہے لیکن ان کی نقّالی کرنا سمجھ نہیں آتا، کیونکہ وہ بزرگ تھے اگر وہ پان کھاتے ہوں گے تو اس کے ناز بھی اٹھاتے ہوں گے اور اپنے دانتوں کو صاف رکھنے میں احتیاطیں بھی کرتے ہوں گے لیکن ہمیں بغیر کسی احتیاط کے صرف پان کھا کر لذتیں حاصل کرنی ہوتی ہیں۔

فائر پان کھانا کیسا؟

(4) فائر پان میں آگ کی صورت میں کیمیکل ہوتا ہے۔ کیمیکل تو کئی کھانے کی چیزوں میں ہوتا ہے، ہم جو دوائیاں کھاتے ہیں ان میں بھی کیمیکل ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں پان کی بہت سی قسمیں آگئی ہیں۔ کراچی کے ایک مشہور علاقے میں سب سے مہنگے پان کی دکان ہے کیونکہ وہ مال داروں کا علاقہ ہے۔ محاورہ بھی بولا جاتا ہے کہ ”جس کی لاٹھی اس کی بھینس“ دنیا تو جھکتی ہے بس اِسے جھکانے والا چاہیے، ہمارے ہاں مہنگی چیز کو اچھا سمجھا جاتا ہے اگر کوئی اچھی چیز سستے داموں مل رہی ہو تو وہ بھی رَف لگتی ہے۔ اب اس فائر پان کے بارے میں اللہ بہتر جانے! میری تو دوسرے پان کی عادت بھی نہیں ہے بلکہ مجھے تو سگریٹ پینے کا طریقہ بھی معلوم نہیں ہے۔ کئی سالوں پہلے پان کھانے کی ترکیب ہوئی تھی، لیکن مجھے احساس ہوا کہ اگر منہ میں پان ہو تو دُرود شریف نہیں پڑھ سکتا تو سوچا کہ پان کھاؤں یا دُرود شریف پڑھوں تو میں نے دُرود شریف پڑھنے کو ترجیح دی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پان کھانا چھوڑ دیا۔ برسوں ہوگئے پان نہیں کھایا، پان کھانے میں میری رغبت بھی نہیں ہے بلکہ پان کھانے سے مجھے چِڑ آتی ہے کیونکہ اس سے منہ بند ہو جاتا ہے اور اللہ و رسول کا نام نہیں لے سکتے۔ جو پان کھاتے ہیں وہ بھی غور کر لیں کہ پان کھانے کی وجہ سے زبان سے ذکر اللہ نہیں کر سکیں گے، پھر پان کھانے کی وجہ سے ہونٹ اور زبان لال ہو جاتی ہے اور دانت کالے پڑ جاتے ہیں، زیادہ استعمال سے گردے کی پتھری کا امکان رہتا ہے، پھر جو لوگ پان گٹکے کے کچھ زیادہ ہی عادی ہوتے ہیں وہ منہ میں ایک جگہ رکھ کر سو جاتے ہیں اور جس جگہ رکھتے ہیں وہاں گال کے حصے میں چھالہ بن جاتا ہے اور آخر کار وہی چھالہ بڑھتے بڑھتے پھٹ کر نکلتا ہے اور کینسر کا روپ دھار لیتا ہے۔ جنہیں منہ کا کینسر ہو جاتا ہے پھر وہ اپنا منہ کسی کو دِکھا نہیں پاتے کیونکہ اس سے سامنے والے کو گھن آتی ہے اور آخر کار سخت تکلیف میں زندگی گزارتے ہوئے بہت جلد موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پان گٹکا اچھی چیز نہیں ہے ہر ایک کو اس سے بچنا چاہیے۔ اللہ پاک خیر فرمائے اور ہر ایک کو عافیت نصیب فرمائے، ہمیں جہنم کی آگ سے بچائے اور جنت کے باغات میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

باغِ جنّت میں نرالی چمن آرائی ہے
کیا مدینے پہ فدا ہو کے بہار آئی ہے (ذوقِ نعت)

اگر کسٹمر آرڈر لینے لیٹ آیا تو کیا ریٹ بڑھا سکتے ہیں؟

سُوال: میں گولڈ کا کام کرتا ہوں۔ ہم پانچ لاکھ کا آرڈر لیتے ہیں اور اس میں سے ایک لاکھ روپے کسٹمر سے لے لیتے ہیں اور آرڈر لینے کے لئے 15 دن کا ٹائم دیتے ہیں۔ اب کسی وجہ سے کسٹمر دو ماہ بعد اپنا آرڈر لینے آتا ہے، جبکہ ان دو مہینوں میں سونے کا بھاؤ کافی بڑھ چکا ہوتا ہے جس کی وجہ سے تقریباً 50 ہزار کا فرق آتا ہے۔ اب جتنی رقم بڑھی ہے کیا اتنی رقم کسٹمر سے لے سکتے ہیں؟

جواب: اگر سونے کا بھاؤ کم ہو جاتا تو جتنی رقم کم ہوتی تو واپس کرتے ہیں کیا!! آرڈر دیتے وقت جو رقم طے ہوئی تھی وہی لینی ہو گی۔ اگر کسٹمر لیٹ آیا تو اس سے لیٹ فیس لینا جائز نہیں ہے۔

جنّت میں کیسے مکانات ہوں گے؟

سُوال: دنیا میں سیمنٹ، بجری اور بلاک کے مکانات ہوتے ہیں، جنّت میں کیسے مکانات ہوں گے؟

جواب: جنّت میں سونے، یاقوت، لعل و جواہیر کے محلّات ہوں گے۔ دنیا کی طرح وہاں آرکیٹیکٹ (Architect) اور انجینئر نہیں ہوں گے۔ جنّت کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، جب جنّت میں جائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ تب ہی معلوم ہو گا۔ احادیثِ مبارکہ میں جس طرح کا بیان آیا ہے وہ ہمیں سمجھانے کے لئے آیا ہے۔[1]

سنگِ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے

سُوال:

سنگِ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے

جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں؟ (حدائقِ بخشش)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے کئی اشعار میں سر رکھنا اور سر سے چلنا وغیرہ الفاظ کیوں استعمال فرماتے ہیں؟

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۵۲، حصّہ: ۱۔

جواب: سر جھکانا اپنی جگہ ہے لیکن اس بارگاہ میں دل جھکنا چاہیے، اگر دل نہیں جھکا تو سر جھکانا کس کام کا!! بارگاہ رسالت میں ادب یہی ہے کہ دل عشقِ رسول سے لبریز رہے۔ "سنگ در حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے" یعنی ہم نے اگرچہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چوکھٹ پر سر جھکا دیا لیکن کاش! یہ کافی نہ ہو اور نہ ہی دل پر سکون رہے۔ مولانا حسن رضا خان شعر لکھتے ہیں:

مرے دل کو دردِ اُلفت وہ سُکون دے الٰہی

میری بے قراریوں کو نہ کبھی قرار آئے (ذوقِ نعت)

(مفتی حسان صاحب نے عرض کی:) دوسرے مصرعے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان جب مدینے شریف سے واپس آرہے تھے، اس وقت کی جدائی کی کیفیت کا بیان ہے کہ "جانا ہے سر کو جاچکے" یعنی ہم مدینے سے سر اور جسم تو لے آئے ہیں لیکن دل کو قرار کیوں آئے! دل وہیں مدینے شریف میں حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی چوکھٹ پر رہے گا۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اگر یہ اس وقت کا شعر ہے تو یہ بھی ممکن ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کے اعظم

آرہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

سُبْحٰنَ اللہ! یعنی صرف میرا جسم جارہا ہے لیکن حقیقت میں یادِ مدینہ میری روح میں سرائیت کی ہوئی ہے۔

اسلامی سال، مہینا اور تاریخ کیسے یاد کریں؟

سُوال: آج کل ہر ایک کو عیسوی تاریخ، مہینا اور سال تو معلوم ہوتا ہے لیکن اسلامی تاریخ، مہینا تو دُور اسلامی سال کے مہینوں کے نام بھی صحیح سے نہیں لے پاتے، یہ ارشاد فرمائیں کہ اسلامی تاریخ کو کس طرح یاد رکھ سکتے ہیں؟

جواب:

درسِ قرآن ہم نے نہ بھلایا ہوتا

یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

آج ہمیں ہر چیز کے بارے میں معلومات ہوتی ہے، لیکن اسلام کے بارے میں معلومات نہیں ہوتی۔ صرف اسلامی تاریخ اور سال یاد ہونے میں ایسی لاپرواہی نہیں ہے بلکہ دو سال پہلے معتکفین بزرگوں کے ساتھ میرا اور حاجی عمران کا ایک سلسلہ تھا اس میں یہ سوال ہوا کہ عید کے کتنے دن ہوتے ہیں؟ تو بزرگ حضرات میں سے کوئی بولتا عید کے پانچ دن ہوتے ہیں، کوئی کہتا قربانی کے سات دن ہوتے ہیں، حالانکہ قربانی کے تین دن ہوتے ہیں یہ بچوں کو بھی پتا ہوتا ہے کیونکہ روڈوں پر جانور کٹتے ہیں۔ بہر حال لوگوں کی بہت بری حالت ہے، معلومات کی بہت زیادہ کمی ہے، اسلامی مہینے یاد ہونے چاہیے کیونکہ بچہ اسلامی سال کے حساب سے بالغ ہو گا، اسی طرح رمضان شریف اسلامی سال کے حساب سے آتا ہے، بلکہ رمضان خود ایک اسلامی مہینہ ہے، حج اسلامی تاریخ پر ہوتا ہے، بقر عید اور میٹھی عید بھی اسلامی تاریخ سے ہی ہوتی ہے، 12 ربیع الاوّل شریف بھی اسلامی سال کے حساب سے منایا جاتا ہے، نیز گیارھویں شریف، شبِ براءت، شبِ معراج یہ سارے اسلامی تہوار ہیں اور یہ سب اسلامی سال کے حساب سے ہی آتے ہیں، پھر بھی ہم کو یاد نہیں رہتا۔ سب کو نوٹ گننا آتا ہے، کھانا آتا ہے، پیسے جمع کرنا آتا ہے، لیکن اسلامی سال معلوم نہیں ہوتے، حالانکہ انگریزی سال کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ کون سا سن ہے؟ کون سا مہینہ ہے؟ کون سی تاریخ ہے؟ لیکن اسلامی تاریخ کون سی ہے یہ بہت کم کو پتا ہوتا ہے۔ میں برسوں سے اپنے دستخط میں اسلامی تاریخ لکھتا ہوں، لیکن اب اسلامی تاریخ کے ساتھ انگلش تاریخ بھی لکھنی شروع کی ہے، کیونکہ اب عوام سمجھتی نہیں ہے۔ بہر حال اسلامی سال سب کو پتا ہونا چاہیے، ہجری سن کی بھی معلومات ہونی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مکتبۃ المدینہ نے کلینڈر شائع کیا ہے جس میں ہجری، عیسوی دونوں کے مہینے اور تاریخیں موجود ہیں، اس کو دیکھ کر یاد کر لیں۔ نیز مکتبۃ المدینہ نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام "اسلامی مہینوں کے فضائل" ہے۔ یہ بہت پیاری کتاب ہے، جس کے پاس نہیں ہے وہ ضرور اس کو مکتبۃ المدینہ سے حاصل کریں۔

دعوتِ اسلامی کا اجتماع کب اور کیسے شروع ہوا؟

سُوال: میرے پاس آج سے تقریباً 31 سال پہلے یعنی 1990 کے سالانہ اجتماع کا اسٹیکر ہے یہ ارشاد فرمائیں کہ دعوتِ اسلامی کا سالانہ اجتماع آپ نے کب اور کیسے شروع فرمایا؟ (حاجی مقبول کا سُوال)

جواب: دعوتِ اسلامی کا باقاعدہ سالانہ اجتماع کا سلسلہ غالباً 1982ء، 1402 سن ہجری میں شروع ہوا تھا جو کہ دو یا تین دن کا تھا۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بڑھتے بڑھتے دنیا میں نہ جانے کہاں کہاں دعوتِ اسلامی پہنچ گئی ہے، حالانکہ اُس وقت کوئی تصور نہیں تھا کہ دعوتِ اسلامی اس طرح ترقی کرے گی! بہر حال کام کو کام سکھاتا ہے اور میں یہی کہوں گا کہ جب سے دعوتِ اسلامی بنی ہے ایک سیکنڈ کے لئے بھی پیچھے نہیں ہٹی۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے نئی نئی جگہوں پر اس کے کام شروع ہو جاتے ہیں۔

اپنی نیتوں کو پورا نہ کرنا کیسا؟

سُوال: اکثر لوگ کہتے ہیں کہ "کام مل جائے تو میں ایک تنخواہ مدرسہ یا مسجد میں دوں گا" یا کسی کام کی نیت کی کہ "اگر وہ کام ہو جائے تو میں فلاں مزار شریف پر جاؤں گا" پھر جب کام ہو جاتا ہے تو وہ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے تو کیا وہ گناہ گار ہوں گے۔ (حاجی امین کا سُوال)

جواب: دل میں کسی نیک کام کی نیت کی کہ کام مل جائے تو اپنی تنخواہ دعوتِ اسلامی کو دے دوں گا بعد میں اس کی نیت بدل گئی تو وہ گناہ گار نہیں ہو گا لیکن اس کے لئے بہتر یہی تھا کہ دے دیتا۔ اسی طرح اس نے نیت کی کہ مزار شریف پر جاؤں گا پھر وہ نہیں گیا تو وہ گناہ گار نہیں ہو گا، البتہ ایسی نیتوں کو پورا کرنا چاہیے کہ اس سے برکت ملے گی اِنْ شَآءَ اللہ، ورنہ بے برکتی کا اندیشہ ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت اور علمائے اہلِ سنّت

سُوال: میں بہت شکر گزار ہوں آپ کی طرف سے اور اپنے ادارہ کی انتظامیہ کی طرف سے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج ہمیں مدنی مذاکرے میں شامل کرنے کے لئے مقامی ذمہ داران تشریف لائے اور ہمارے لئے یہ بہت سعادت کی بات ہے کہ ہمارے شیخ کریم نائبِ محدث اعظم پاکستان حضرت ابو محمد، محمد عبدالرشید رضوی قادری سمندری شریف والے جو ہمارے استادِ گرامی بھی ہیں، وہ ہمیں دعوتِ اسلامی سے محبت کا بہت درس دیا کرتے تھے اور آپ کا یہ جملہ کئی مرتبہ ہم نے سنا کہ دعوتِ اسلامی سے پیار کرو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے سرکار دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتیں گھر گھر

پہنچائی ہیں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا فیضان عام کیا ہے۔ ایک مرتبہ آپ سے کسی نے پوچھا: حضرت! آپ نائبِ محدثِ اعظم ہیں، محدثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خلیفہ ہیں اور آپ لوگوں کو دعوتِ اسلامی کی محبت کا درس دیتے ہیں، حالانکہ آپ کے اپنے مریدین ہیں اور آپ کا اپنا ایک مشن ہے، تو اس طرح کرنے سے آپ کے مریدین کم ہو جائیں گے؟ اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا: "فقیر بھی اعلیٰ حضرت کا غلام بناتا ہے۔"

(مہتمم ادارہ خدمتِ دینِ مصطفیٰ، سید محمد طاہر شاہ صاحب۔فیصل آباد)

جواب: مَاشَآءَ اللّٰہ! حضرت قبلہ علامہ مولانا عبد الرشید سمندری والا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زیارت سے مشرف ہوں اور میں نے ان کو بہت باعمل پایا، نیز دعوتِ اسلامی سے ان کی محبت بھی دیکھی ہے۔ اللہ کریم ان کو غریقِ رحمت کرے اور ان کے مزار فیض الانوار پر انوار و تجلیات کی بارش نازل فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے ہمیں بھی مالا مال فرمائے۔ سید محمد طاہر شاہ صاحب نے ابھی بڑی پیاری باتیں حضرت کے بارے میں بتائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ علمائے اہلِ سنّت کی محبت اور ان کی شفقتیں ہیں کہ دعوتِ اسلامی آگے کوچ کئے جا رہی ہے۔ اللہ پاک آپ کے ادارے کو مزید ترقی دے اور خوب علمائے اہلِ سنّت یہاں سے تیار ہو کر نکلیں اور دنیا بھر میں مسلکِ اعلیٰ حضرت کا ڈنکا بجائیں۔

فہرست

ماخذ و مَراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
نسائی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی خراسانی النسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
القول البدیع	حافظ محمد بن عبد الرحمن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان
دُرِّ مختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غورو فکر'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net